عالم اسلام اور امریکہ

امریکہ کی اسلام دشمنی اب نقطہ عروج پر پہنچ چکی ہے۔اس کا ہر قدم اسلامی ممالک کے خلاف اٹھ رہا ہے۔اور اس کی شدید خواہش ہے کہ جلد سے جلد تیل کی دولت سے مالا مال عرب ملکوں پر اپنا تسلط جما لے۔جس کے لئے عراق کو بہانہ بنایا ہوا ہے۔اور امریکہ کا اس بات پر اصرار ہے کہ وہ ہر حالت میں عراق پر حملہ کرے گا۔اور صدام کی حکومت کا خاتمہ کرے گا۔حالانکہ ایک مہذب دنیا میں یہ بات مسلمہ ہے کہ جب تک کوئی ملک اقوام متحدہ کے طے شدہ معاملات کے مطابق طرز عمل اختیار کرتا ہے تو کسی دوسرے ملک کو اس کے خلاف اقدامات کی اجازت نہیں ہے۔اب جبکہ عراق نے اقوام متحدہ کی تمام نامعقول شرائط کو قبول کرلیا۔اور اپنے تمام اسلحہ خانے ، لیبارٹریاں، دواساز فیکٹریاں، میڈیکل کالج، کیمیکلز کارخانوں کے دروازے معائنہ کاروں کیلئے کھول دیئے ہیں اور امریکہ گماشتے بھوکے بھیڑیوں کی طرح دندناتے پھرتے ہیں۔اس کے باجود عراق پر حملہ کرنے کیلئے تازہ دم امریکی فوج خلیج میں پہنچ رہی ہے اس ضمن میں امریکہ کو برطانیہ اور دیگر حلیف ممالک کی مدد حاصل ہے اور نیٹو سے بھی مدد طلب کی جارہی ہے۔یہ ساری کاروائی ایک اسلامی ملک کے خلاف ہورہی ہے۔اور اس پر مسلسل یہ الزام ہے کہ وہ مہلک ہتھیار بنارہا ہے۔یا اس کے پاس کیمیکل ہتھیار ہیں حالانکہ عراق کے مقابلے دیگر غیر مسلم ممالک زیادہ سنگین جرم کے مرتکب ہورہے ہیں جن میں سرفہرست اسرائیل ہے۔جو نہ صرف تباہ کن ہتھیار رکھے ہوئے بلکہ اپنی ظالمانہ کاروائیوں سے روزانہ بیسیوں فلسطینیوں کو شہید یا مجروح کررہا ہے۔اور لاتعداد مکانات کو مسمار کررہا ہے لیکن نہ تو اقوام متحدہ کو یہ دلخراش منظر نظر آتے ہیں اور نہ ہی امریکہ اسے لائق توجہ سمجھتا ہے۔

بلاشبہ اس وقت عیسائی دنیا **الکفر ملة واحدہ** کی تصویر پیش کررہی ہے اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہیں اور مکمل تیاری کے ساتھ میدان میں اتر چکی ہیں۔اور لوٹ کے مال میں اپنا اپنا حصہ بھی متعین کرچکے ہیں۔نہایت تیزی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

جبکہ ان کے مقابلے میں اسلامی دنیا میں ایک حیرت انگیز خاموشی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ساری کاروائی تو صرف عراق کے خلاف ہیں کہ اسلامی دنیا بالخصوص عرب ممالک بڑے اطمینان کے ساتھ دنیاوی مشاغل میں مصروف ہیں۔اس بڑی فوجی نقل وحمل سے بے نیاز خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں اس سارے عمل کو ایک معمولی کاروائی تصور کررہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج تک اسلامی دنیا نے عیسائی جارحیت کے خلاف کوئی منصوبہ بندی نہیں کی ہے اور نہ ہی اسلامی سربراہان نے کوئی متفقہ لائحہ عمل مرتب کیا بلکہ پوری امت اختلاف کا شکار ہے اور دشمنان اسلام بھی اسی اختلاف سے بھرپور فائدہ اٹھارہے ہیں اور آئندہ بھی وہ اختلاف اور نفاق کو ہوا دیں گے۔

یہ بات اب صیغہ راز نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں کی

یہ کارروائی دراصل صلیبی جنگوں کا تسلسل ہے اور وہ مسلمانوں سے انتقام لینے کیلئے غور وفکر کر رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان جدید اسلحہ اور سامان حرب سے محروم ہیں۔ لہٰذا اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اسلامی ممالک بھی ان سے خوف زدہ ہیں۔ جس کی وجہ سے با چوں چراں ان کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔

اس وقت پوری اسلامی دنیا بے چارگی کی زندگی گزار رہی ہے اور ان ممالک کے عوام بھی نہایت مایوس ہیں اور پریشان بھی۔ انہیں کوئی نجات دہندہ نظر نہیں آتا جو اس مشکل کے وقت میں ان کی رہنمائی کرے اور پوری امت مسلمہ کو آنے والے طوفان سے بچا کر کسی کنارے لگا دے۔ اسلامی ممالک کی اقتصادی حالت دن بدن بدتر ہو رہی ہے کساد بازاری ہر شعبہ ہائے زندگی میں نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے مہنگائی کا سیلاب ہے جو بڑھتا چلا جا رہا ہے اور عوام بے بسی کی تصویر بنے نظر آتے ہیں۔

اسلامی دنیا اس وقت جن مسائل میں گر چکی ہے ان میں ایک ثقافتی یلغار بھی ہے جس نے بے حیائی، فحاشی، عریانی اور جنسی بے راہروی کے ذریعے نوجوانان اسلام کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ ایک ایسا مہلک ہتھیار ہے جس سے پھیلنے والی تباہی و بربادی ایٹمی ہتھیار سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ یہ ایک ایسا ناسور ہے جو معاشرہ میں بے انصافی اور ناہمواری کو جنم دیتا ہے اور ظلم و استبداد کا سبب بنتا ہے یہی باعث ہے کہ دشمنان اسلام نے سب سے زیادہ مسلم دنیا کو اس کا نشانہ بنایا ہے۔ اخلاقی پستی اور بے راہروی کے نتیجے میں اس قدر بزدل ہو گئے ہیں کہ دینی حمیت عزت و غیرت سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔

یہود و نصاری کا گٹھ جوڑ صرف مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے اور اپنا تسلط جمانے کیلئے ہے۔ اور خاص کر عرب ممالک جو کہ تیل کی دولت سے مالا مال ہیں ان پر اپنا قبضہ جمانے کیلئے طرح طرح کے بہانے بنائے جا رہے ہیں۔ اب وقت کا تقاضا یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے سربراہان کھلی آنکھ سے حالات کا جائزہ لیں اور فوری طور پر اسکا حل نکالیں آپس میں مکمل اتحاد و یگانگت پیدا کریں۔ اور پوری قوت سے ان یہود و نصاری کا منہ توڑ جواب دیں اور اس جنگ کو صلیبی جنگ تصور کریں اس کے خلاف اعلان جہاد کریں ہمیں امید ہے کہ اگر اسلامی ممالک کے روساء اتحاد کر لیں تو ان کی رعایا اور عوام اپنے مال و جان کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کریں گے۔ اور امریکہ اور ان کے حواریوں پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ مسلمان تر نوالہ نہیں جب چاہا اور جہاں چاہا ان پر یلغار کر لیں۔ امریکہ کی موجودہ روش نے یہ بات مکمل واضح کر دی ہے کہ اس کا ہدف دہشت گردی یا تخریب کاری نہیں بلکہ صرف اور صرف مسلمان ہیں اور وہ پوری دنیا کو تیسری عالمگیر جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اور یہ جنگ پوری دنیا کے خاتمے کا سبب بنے گی۔ العیاذ باللہ

ہم گزارش کرتے ہیں کہ کہ تمام اسلامی ممالک بیداری کا ثبوت دیں اور اپنے مفادات کو طاق نسیان میں رکھیں اور صرف امت مسلمہ کی بقاء کیلئے اتحاد و یگانگت پیدا کر لیں۔ اپنے دشمن کا مل جل کر مقابلہ کریں۔ اس میں ان کی بقاء ہے اور اس میں ان کی عزت بھی امید کرتے ہیں کہ تمام علماء دانشور مفکر بھی امت میں یہ احساس پیدا کریں گے اور لوگ ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیں گے اور اسلام کو ہی اپنے لئے مشعل راہ بنا لیں گے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔

ہم یہاں یہ بھی عرض کر دیں کہ ہمیں اپنے دوست و دشمن کی پہچان کرنی چاہئے بہت سارے لوگ اس وقت اسلامی کے علمبردار اور ٹھیکیدار بنے ہوئے اور بظاہر امریکہ یا دیگر کافر طاقتوں کو للکارتے ہیں اور انہیں مشتعل کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر اکساتے ہیں جب کہ یہ ان کے ایجنٹ اور زر خرید غلام ہیں جو ان کے اشارے پر ڈرامہ بازی کر رہے ہیں اور امریکہ یا ان کے حواری کو یہ بہانہ فراہم کر رہے ہیں تاکہ ان کی آڑ میں وہ اسلامی ممالک پر حملہ کر سکے۔ جہاد کے نام پر سب سے بڑا دھوکہ مسلمانوں کو ہی دیا جا رہا ہے۔ اس لئے تمام علماء مفکرین اور دانشوروں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ حقیقت کو پہچانے اور صحیح صورتحال مسلمانوں کے سامنے لائیں۔